منشورِ محمدی

منشورِ محمدی الٰہی	شایع ہوا زماہ تا ماہی	انجیل و زبور پر مودیم	صد بار مقفہ و مباہی
فرمانِ سولان سلف ساختہ مرفوع	توقیع خطابت منشورِ محمدی	توریت و ہم انجیل برفتار نجیل	چہل گفت علم رایت منشورِ محمدی

نمبر ۲۳ | موخہ ۱۵ شعبان ۹۴ھ ہجری روز شنبہ مطابق ۲۵ اگست ۷۶ء | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشورِ محمدی

سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک ۵ روپے قیمت کل خریداروں سے پیشگی لیجائیگی بعد کی کچھ شرط نہیں جن صاحبوں کو اس پرچہ کی نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا علیحدہ رسالہ کرنا ہو بنام **محمد شریف** مہتمم و مالک مطبع و اخبار منشورِ محمدی واقع معسکر بنگلور کے نام روانہ فرماویں مگر شرط یہ ہے کہ اپنا نام مبارک و نام شہر و محلہ و مضامین وغیرہ بخط واضح لکھا کریں والا نہ اسکی تعمیل ہرگز وقوع میں نہ آوے گی

غزل

محفل جیا پہ رو کہاں ہے یارب — مجلس احمد مختار دکھا دے یارب
روز و شب شوق ملاقات کی میرے آنکھوں کو — روضہ جیلا نغمہ دکھاوے یارب
جلوہ محفل عرفان نظر آجائے مجھے — اپنے محبوب کا دیدار دکھا دے یارب
دوڑ کر شوق سے آنکھوں کو بچھاؤں فرش قدم — شافع حشر کی رفتار دکھا دے یارب
نور آنکھوں کو مبارک ہو تو خاطر کو سرور — وہ جو صورت مجھے اکبار دکھا دے یارب
بخت خوابیدہ مشتاق زیارت جاگیں — خواب میں آپکا دیدار دکھا دے یارب
نقاب فتنہ جبیں کا کھل جائے سراسر عقدہ — کاش وہ ابر رحمت دکھا دے یارب
قیصر روم ترے فضل سے ہو فتح نصیب — روسیہ زار کا ادبار دکھا دے یارب

غنچہ خاطر اعجاز شگفتہ ہو جائے — مجکو وہ بھولا سے رخسار دکھا دے یارب

قبول اسلام

من شہر ہاپی قوم کانب کا ساکن قصبہ محمدی ضلع لکھیم پور عرصہ کیسال سے عیسائی ہو کر شاہجہانپور و بریلی میں منادی کیا کرتے تھے اور ناحق اونکو خیال کیا گیا تھا الحال بفضل ایزد متعال کتب عیسویہ کے مخرابیان دیکھکر مشرف باسلام ہوے۔ و مسئولون کا باب ۳۰۔ آیۃ جنہیں اوسنے آگے سے مقرر کیا ہوئے ان کو بلایا ہی اور جنہیں بلایا اونکو راستباز ٹھہرایا اور جنکو راستباز ٹھہرایا اونکو جلال بھی بخشا۔ اب قواعد اسلام

مرقومہ الذیل، واقعگی ہی۔

سیاچنہ۔ گارڈین کامینس ریتونگ۔ اسٹانڈرڈ۔ فرانگ فونہ ٹیونگ۔ جنرل ڈی فونیانس۔ ہانگ پوسٹ۔ ریپلک فرین کیس۔ پسٹرائیڈ۔ ویزا گیلاٹ۔ انسٹرنیٹ۔ لنڈن نیوز۔ نیوفری پریس۔ ٹیمس۔ مارننگ اوزرور۔ نیویارک ہیرلڈ اسکاٹسمان۔ ایجنسی۔ گرافک۔ ویزوار اسٹانڈرڈ ریتونگ۔ ڈیلی ٹیلیگراف۔ سیاچنہ۔ اکزامنر۔ ان تمام اخبارات کے وکلا کو متفق ہوکر شکایت رپورٹ ذیل تحریر کی اور اسپر اپنی اپنی دستخطین کرکے روانہ کی جسکا صحیح و اصل مضمون ہمین معلوم کرنا ہمکو لازم و محترم سمجھتے ہین۔

ان مظلوم مسلمانان بلگریہ کی دردناک کیفیت جن پر ہنوز ظلم ہو رہا ہی ہم وکلائے اخبارات غیر ممالک۔ دستخط کنندگان ذیل حال مقیم شملہ نے اپنے اپنے اخبارون مین علیحدہ علیحدہ تحریر کی تھی اب ان کوائف کا خلاصہ متفق ہوکر لکھتے ہین اور اسکی صحت و تصدیق کے لئے ہمنے اپنی دستخطین ثبت کی ہین۔

اسگرد ہو شملا مین جسنے بچشم خود دیکھا ہی کہ روسی اور بلگریہ والے بڑی بیرحمی سے ننھے ننھے اطفال اور بیچارے مظلوم عورات اور ضعیف مردون کو نیزہ و بھالہ وغیرہ سے مار رہے تھے۔ اور اسکے سوا بہت سے مظلومون کو گولیون سے مارتے ہوے دیکھا جنکا ذکر نہین کیا گیا ہی کیونکہ جنگ مین اکثر مجروح و مقتول ہونا یقینی بات ہی۔ مسلمانون پر روسی لشکر اور مردان بلگریہ جو ظلم و بیدادی کر رہے ہین اسسے ہمین ان بیچارے مظلوم سیدہ لوگون کا اظہار ہی کہ بہت سے قریون کے مسلمانون کو جمع کرکے مکانون مین بند کرکے باہر سے آگ لگا دی اور جو لوگ جلتے ہوے مکانون سے بھاگکر نکلے انکو تلوار سے قتل کر دیا اور ان بیچارون کو وسیون نے استون پر باقریون مین قتل کر دیا اور ان بیچارون کو لوٹ ڈالا۔ اب یہان کوئی دن ایسا نہین گذرتا ہی جسمین مجروحان مذکور کی آمد نہین ہوتی ہی۔ ان مجروحون مین اکثر عورات و اطفال ہین اور انکے زخمون کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ زخم بھالے برچھی کے ہین۔

مورخہ ۱۰ رجولائی۔ یہان وکلائے مذکورکے دستخطین ہین کاسانگ سے کانسل ہرنٹ نے مسٹر لیارڈ صاحب کو تار برقی مین خبر روانہ کی ہی کہ روسی مسلمان باشندون کو اونکے ہتیار راہ تمد لیکر بلگریہ والون کو سپرد کر دیتے ہین اور مردان بلگریہ اپنی پرانی عداوت کی کسر نکالنے کے لئے عورات و اطفال ہر اقسام کے مسلمانان و بیدادیان مچاتے ہین غرض کہ ان بیچارون نا کردہ جرم کو بالکل بری حالت مین کر رہے ہین۔ مسٹر لیارڈ صاحب نے لارڈ ڈربی صاحب کو ظلم و ستم مذکور کے بعض ادلے روانہ کئے ہین۔

ترکی وزیر معاملات خارجیہ نے وکلا کو خصر کار روم متعینہ سلطنت اسپین کو تار برقی مرقومہ الذیل دے بھیجی ہی۔ حاکم ترنوا کے بیان سے جناب وزیر اعظم کو تار پر جو خبر آئی اس سے وہ تمام کوائف جو پیشتر اسکے اس قسم کی آئی تھین کہ ترنوا اور اسکے اطراف کے قریہ جات پر قابض ہونے کے وقت روسیون اور بلگریہ والون نے مسلمانون پر بہت کچھ ظلم ڈھایا یہ بیثبوت کو پہونچی ہین خاص کر اس مسجد کے جلائے جانے کی خبر جسمین کہ مشی کینی کے مسلمانون نے جاکر پناہ لی تھی اور جہان وہ لوگ زندہ جلگئے۔ حاکم مذکور اپنے

اظہار مین یہ بھی بیان کرتا ہی کہ اس ترکی لشکر پر جو مسلمان سیرون کی مدد کے واسطے آتا ہی روسی گولیان چلاکر اسکو روک دیتے ہین یا نہین تو اسکو مار دیتے ہین۔

مسلمان یا خاص وہ معلومات حرب کو تارین سے خبردار آ کی ہی کہ لیکی ساگرہ کے نزدیک قریب سو کوہ کے بارہ مسلمانون سے جنہون نے اپنے کو سپرد کرکے قتل ہونا گوارا کیا تھا سات شخصون کو کلہاتریون نے ماذالا اور باقی تین مسلمانون کو روسیون نے قتل کردالا۔ حال روسیون اور بلگریہ والون نے مختلف قریجات مین جو مکانات جلا دیے اور جن مسلمانون کو قتل عام کیا ان سب کا تخمینہ بعد تحقیقات ہمنے معلوم کیا ہے اور تحقیقات مذکورسے یہ واضح ہوا ہی کہ قریہ باناک مین جو ظلم سے تین۔ تمام مسلمانون سے آباد قریہ ہی برابر ۱۰۰ مکان جلگئے اور ۴۰ آدمی قتل ہوے جنمین ۳۰ مرد اور ۳۰ عورات تھین کہتے ہین کہ قریہ مذکور مین فقط ۴ باشندہ مسلمان بچگئے اور باقی دوسرے تمام مسلمانون کا صفایا ہوگیا۔ بالوان مین جو ضلع ترنو کا ایک قریہ مسلمانون کا ہی ۵۰ مکانات کو آگ لگادی گئی اور ۱۹۰ شخص مرگئے جس مین ۸۰ مرد اور ۱۲۰ عورات تھین کہتے ہین کہ یہان فقط ایک مسلمان شخص ان خانہ لون کے دست تظلم سے بچگیا۔ قریہ کاتامو مین ۱۰۰ مکان جلگئے اور ۵۰۰ آدمی قتل ہوے جن مین ۲۰۰ مرد اور ۳۰۰ عورات تھین اس قریہ مین فقط دو آدمی بچے قریہ گلستانول مین ۵۰ مکان جلگئے اور ۷۰ آدمی قتل ہوے جن مین ۳۰ مرد اور ۴۰ عورات تھین فقط تین شخص بچے۔ دشمن آنے سے قبل باشندہ لوگ جو اپنے مکانون کو چھوڑکر نکل گئے اور ان مکانات کو روسیون نے جو جلا دیا اسکا شمار ذیل مین لکھا جاتا ہے۔

قریہ ترانگ دامری مین ۴۰ مکان۔ قریہ بیران مین ۱۰۰ مکان قریہ اوقلار مین ۱۸۰ مکان قریہ اوبک مین ۴۰ مکان قریہ بوبدا مین ۱۰۰ مکان۔ اور قریہ کاتامیا مین ۷۰ مکان اور قریہ اکیجلار مین ۲۰۰ مکان کل ۸۲۰ مکانات جلادیے گئے۔ یہ بھی خبر ہی کہ اور چالیس پچاس قریجات کے مسلمانون نے اپنے کو روسیون کے سپرد کردیا ہو۔ انکا حال نہیں معلوم ہوا۔ کہتے ہین کہ ہر ایک قریہ مذکور مین ۱۰۰ مکانون سے زیادہ تھے۔ غرض کہ روسیون اور بلگریہ والون کے ظلم وستم کا حال کوایت مرقومۃ الصدر سے بخوبی ظاہر ہوگا۔ انشاء اللہ فقط

از شمس الاخبار مدراس نمبر ۱۰ جلد ۱

چھ ہزار کبوترون کا ملنا

صاحب وقت بہایت خوشی سے تحریر فرماتے ہین کہ ہمکو یہ خبر دولت عثمانیہ کو اس جنگ مین حسب فتوحات مال ومنال و دولت لازوال کے چھ ہزار مدراس اسپ صبا رفتار برنجی کرد کہ جنمین عربی ترکی ایرانی الیانی فوقادسی ماتند

عراقی سپاہ سے مقابلہ ہوا اسنے اور بعض بعض جنرلون دسپہ سالارون کے گھوڑے ایسے چھین لیا تین کہ جنکی قیمت بے انتہا ہے غنیمت مین ہاتھ آئے اور اسکو سخی و کریم دل کے فوجی سپاہیان و جملہ کے حصہ اول کو براہ بحری حضور سلطانی مین بطور نذر روانہ کئے اور حصہ دوم کو براہ بری سرعسکر یہ مین داخل فرماے تا خاص دستہ سلطانی کے سوا اور سواے اونکے کام آئے۔ فقط جریدہ روزگار مدراس

سلیمان پاشا

صاحب لندن ٹیلیس لکھتے ہین کہ سلیمان پاشا نہایت لائق و کارآزمودہ و چالاک چست شخص ہین اور اونکے علاقہ کے کل افیسر بسبب رفاقت و تربیت نہایت ہوشیار و بیدار مغز ہین جب اونکی سپاہی ظلم کرتے ہین تو اون کو یہ سخت سزا دیتے ہین اور ہمیشہ اپنے ماتحتون پر تشدد بلیغ و اسطے زمین کرنے ظلم کے کرتے ہین حتی کہ چند افیسر کار دغا ہوے مگر اونکی کچھ پروا نہین کی اور انکی کارروائی مانند انگریزون جرنیل کے ہی اور جو ہم عصر اونکے ہین اونکا رشک کرتے ہین اور اونکو قوت و شوکت زیادہ ہی جب تک کی افیسرون مین کھڑے رہتے ہین تو سب مین اونچے نظر آتے ہین اور تمام کی نظر اونپر پڑتے ہی چہرہ ایسا شوکت و ہیبت ہی کہ جسکے دیکھنے سے بدن مین رعشہ پیدا ہوتا اور اونکے کرتوتون پر سنتے ہین کہ نام سے سینہ بھر گیا ہی اور جب باہر نکلتے ہین تو پوری وردی پہنکر اسپ تازی پر سوار ہوکر نکلتے ہین فقط منہ

جنگ پلیونا

اس ہفتہ مین بلگریا مین جو بڑی جنگ ہوی سو پلیونا کی ہی اسکا واقعی کیفیت یہہ ہی کہ عثمان باشا مقام ویدین سے نکلکر نکوپولی کی رہائی کے لئے چلے آئے چونکہ مدت زیادہ ہو گئی تھی اسلئے اہنون نے جنوبی جانب سے چلنے اور مقام پلیونا مین مورچہ بندی کئے۔ ۲۰ جولائی کو روسیون نے اونکی فوج پر حملہ کر کے لیا ہوا۔ روسیون کے تین بیل معہ توپ اور سوائے اسکے اور بہت سے توپ ترکیون کے ہاتھ آئے اور ترکیون کے جانب خسارت بہت کم ہوی چنانچہ اوسی معنی کی اطلاع قسطنطنیہ مین عثمان باشا کی جانب سے ہوی اور سامان حرب و اسباب و سپاہیان چھوڑے انتظامی سے فرار ہوے اس جنگ مین ۸ ہزار مقتول اور ۲۴ ہزار مجروح ہوے اور بہت جنرلان روس کے مارے گئے اور کثرت افیسران مجروح ہوے فقط جریدہ روزگار مدراس

بنگلور

اسمان بارش سے ہر متنفس کی نظر سوے آسمان ہی۔ کاشتکارون کی نوبت بجاے کار و باستخوان ہی قحط سالے دن بدن ترقی پر ہی ہفتہ کے اگے ایک بارش ہوی سو اب تک بارش کا نام و نشان نہین زارعین نالان ہین۔ اتنے روز گذرے سو کچھ اور تھے اب کچھ نہین معلوم نہین کہ یہہ قہر آسمانی ہی یا اور کوئی بلا ہی فی روپیہ ۵ سیر چاول ملنا محال ہو گیا ہی۔ اللھم عافنا من کل بلاء الدنیا

مطبع بحر الاسلام بنگلور من محمد شریف ناظم کے اہتمام سے چھپا

سکتے ہین اور نام اونکا عبد الواحد رکھا گیا۔ فقط

کارسپانڈنٹ

بحث فارقلیط

چونکہ مدت دراز سے اہل اسلام و پادریصاحبان مین بابت لفظ فارقلیط کے بحث ہو۔ تی ہی اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ جو سچ ہی واضح کردون۔ عیدفسح سے تھوڑی مدت پہلے جب حضرت عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ اب اونکا وقت بہت قریب آگیا ہی۔ اور اب وہ گرفتار ہونے والے ہین تو انہون نے حواریون کو بہت سے نصیحتین کین۔ اونہی نصیحتون مین سے یہہ بھی فرمایا۔ کہ "یہہ امور مین نے تم سے کہی جبکہ تمہارے ساتھہ ہون لیکن پیرکلیطاس جسکو باپ بھیجیگا میرے نام سے ہر بات تمکو سکھلاویگا۔ اور یاد دلاوے گا تم کو تمام وہ باتین جو کہ مین نے تم سے کہی ہین۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴ - ۲۵ و ۲۶) تاہم مین تم سے کہتا ہون کہ یہہ بھلا ہی تمہارے لئے کہ مین یہان سے چلا جاؤن کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو پیرکلیطاس تمہارے پاس نہ آویگا (انجیل یوحنا باب ۱۶ - آیت ۷) بالفعل جو انجیل کے نسخے موجود ہین اونمین لفظ پیرکلیطاس اوسی املا سے لکھا ہوا ہی جسطرح کہ مین نے لکھا ہی مگر ہم مسلمان لوگ یہہ تعین نہین کرتے کہ حضرت عیسیٰ نے یہہ یونانی لفظ بولا تھا کیونکہ اون کی زبان عبرانی تھی جسمین کالدی یعنے خالدیہ زبان کے لفظ بھی ملے ہوے تھے۔ عبرانی و خالدی دونون زبانین ایک دین و لیس ہم مسلمانون کا یہہ تعین ہی کہ حضرت عیسیٰ نے اس مقام پر فارقلیط کا لفظ فرمایا تھا۔ مگر جب انجیلین یونانی زبان مین لکھی گئی تب اوسکی جگہہ یونانی لفظ لکھا گیا۔ یا این ہمراتبا مین اس لفظ کا ترجمہ پیرکلیطاس نہین کیا گیا۔ جسکے معنے تسلی دینے والے کے بیان کئے جاتے ہین بلکہ اوس کا ترجمہ پیرکلیطاس کیا گیا تھا جو ٹھیک فارقلیط کے لفظ کا ترجمہ ہی اور جس کا ترجمہ عربی زبان مین ٹھیک ٹھیک لفظ احمد ہی۔ بلاشبہہ اس بات کا ثبوت کہ یہہ لفظ پیرکلیطاس ترجمہ ہوا تھا اور پیرکلیطاس نہین ہوا تھا میری ذمہ ہے چنانچہ مین اسکو بخوبی ثابت کرونگا۔ اس لفظ پر بہت بڑے بڑے مسلمانون نے بحث کی ہی اسلئے مین سمجھتا ہون کہ اونہین کے اقوال کا ذکر کرنا شاید کافی ہوگا۔ سر ولیم میور صاحب لیف آف محمد جلد اول صفحہ ے مین یہہ اعتراض کرکے کہتے ہین کہ "یوحنا کی انجیل کا ترجمہ جو ابتدا مین عربی زبان مین ہوا اوس مین غلطی سے اس لفظ کا ترجمہ احمد کردیا گیا ہوگا۔ یا کسی جاہل خود غرض راہب نے محمد (صلعم) کے زمانہ مین جعلسازی سے اسکا استعمال کیا ہوگا، جسکو مسلمان اپنے پیغمبر کی بشارت قرار دیتے ہین"۔ جواب اول تو ہم مسلمانون کو یوحنا کی انجیل کے کسی ایسے ترجمہ کی جو آنحضرت صلعم کے وقت سے پہلے یا آنحضرت صلعم کے زمانہ مین موجود ہو مطلق اطلاع نہین ہوی۔ نہ تمہارے اگلون نے اوسکا کچھہ ذکر کیا ہی اور نہ ایسے ترجمہ کے ثبوت ہونیکا کوی نشان بتلایا گیا ہے عرب مین حضرت عیسیٰ کی اصلی انجیل جو عبرانی زبان مین تھی اور اب معدوم ہی البتہ پائی جاتی تھی۔ اور اکثر اوگ ہمارے

ہان کی قدیم کتابون مین پایا جاتا ہی مگر یوحنا کی انجیل کا کچھ
ذکر نہین ہی۔ باقی رہی یہ بات کہ کسی خود غرض راہب نے
یہہ جعلسازی کی ہو۔ اسپر ہم مسلمان لوگ یقین نہین کرتے کیونکہ
اگر ہم کسی خود غرض راہب کے جعل کرنیکا تھمن کرینگے تو ہم کو
بمجبوری اسبات کا بھی یقین کرنا پڑیگا کہ بعض دیندار راہبون
نے بھی آنحضرت صلعم کی بشارتین چھپانے کو انجیل مین تحریف
کی ہو۔ مگر مجھ کو ایسی بدگمانیون پر تحقیق سے باز رہنا نہین
چاہیے بلکہ استقلال سے تفتیش کرنی چاہیے۔ کہ اسکے
عالمون نے اسپر کیا بحث کی ہی۔ گاڈفری بیگنس صاحب جو
ایک بہت بڑے عالم حال کے زمانہ مین گذرے ہین اور
انگریز تو ہی ہی اور انگریزی زبان تو اونکی زبان ہی تھی
مگر یونانی عبرانی کالدی زبان بھی خوب جانتے تھے۔ انہون نے
اسکی خوب تحقیق کی ہی وہ فرماتے ہین کہ "مسلمان
بیان کرتے آئے ہین" اور اب بھی بیان کرتے ہین کہ یہہ
بشارت حضرت عیسیٰ نے محمد رسول اللہ کی دی ہی۔ گاڈ
فری بیگنس صاحب، اول تو اس مقام پر مسلمانون کی طرف
سے ایک مجادلانہ تقریر کرتے ہین اور اسکے بعد محققانہ
اونکی مجادلانہ تقریر مسلمانون کی طرف سے یہہ ہی کہ "
مسلمان کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ نے جو آنحضرت صلعم کا نام
لیا تھا، وہ اونہون نے نہین لیا۔ جو لفظ کہ اب انجیلون
مین موجود ہی۔ بلکہ وہ لفظ پریکلیوطاس تھا جسکی معنی زبان
عربی احمد کے ہین اور انجیل مین ابتدا ہی یہ لفظ تھا مگر صحیح
بات کے چھپانے کی اوس کو تحریف کر دیا ہی اور عیسائی
ثبوت سے انکار نہین کر سکتے۔ کہ اون کے کتب موجودہ مین
بہت سے تحریفین اور اختلاف قرات ہین۔ اور مسلمان یہہ بھی
کہتے ہین کہ اس عبارت کے چھپانے کے لئے تمام قلمی نسخے غارت
کر دئے گئے۔ قلمی نسخون کی غارت ہونے کا انکار نہین ہو سکتا
اور یہہ وہ بات ہی جسکی نسبت عیسائی لوگ جواب باصواب
نہین دے سکتے۔ اور قدیمی نسخون کی بابت تو یہہ ہی کہ چوتھی
صدی کے قبل کا کوئی بھی نسخہ موجود نہین ہی۔ اگر کوئی اسکا
جواب یہہ دیوے کہ تو تو لین اور قدیمی مصنفون کی عبارت
سے ثابت ہو سکتا ہی کہ انجیلون کی صحیح قرات جیسے آنحضرت
صلعم کے زمانہ کے پیشتر تھی ویسی اب بھی ہی۔ اور
اسلئے اون مین تحریف نہین ہوئی۔ تو اس صورت مین ان
قدیمی نسخون مین بھی تحریف کا نہ ہونا ثابت کرنا چاہیے تھا
اور کیا عجب ہی کہ ان مین بھی ہوئی ہو۔ جن لوگون نے انجیل
کے قدیمی نسخون کو غارت کر دیا۔ اونہون نے ایک اصلی کو جسمین
قدیمی مصنف کی تصنیف لکھی گئی ہو از سر نو لکھنے مین کیا دریغ
کیا ہوگا۔ اسبات کو اول درجہ کے عالمون نے تسلیم کر لیا
ہی کہ انجیل مین اور مقصدون کے واسطے تحریف ہوئی ہی۔
اور ظاہر ہی کہ جو لوگ ایک مطلب کے واسطے تحریف کرینگے۔
وہ دوسرے مطلب کے واسطے کیون نہ کرینگے۔ اور جو کہ تسلیم کیا
گیا ہی کہ یہہ لفظ عبرانی ہی پس اگر غلط لکھا گیا ہو تو گمان غالب
ہی کہ ابتدے عیسائی مورخون نے جو دنیا مین سب سے بڑھکر
جھوٹ بولنے والے ہین اپنے خاص مطلب کے سبب سے بولا ہو
اسکے بعد گاڈفری ہیگنس صاحب مسلمانون کی طرف سے ایک

اور مجادلانہ تقریر کرتے ہین سنو کہتے ہین کہ مسلمانون کا
بیان ہی کہ یہ بات بجوبی ظاہر ہی کہ عیسائی اگر صاحب سمجھتے
تو بہایت عمدہ قلمی نسخون کو محفوظ رکھ سکتے تھے جسطرح کہ
انہون نے بہت دیسون کی لاش کو نہایت احتیاط سے محفوظ
رکھا ہی۔ پس مسلمان حضرت باجرہ عیسائیون سے کہینگے کہ
اس غلط مرجہ کے چھپانے کے لئے کل قلمی نسخے تجارت کردیے
یا ان مین جھوٹ ملا دیا گیا۔ اور اگر ایسا ہوتا تو وہ تجارت
کیون کر دیے گئے۔ عیسائیون کو اون کا جواب بھی جواب
دینے مین بہت کچھ دقت ہوگی۔ کیونکہ قلمی نسخون کے غارت
ہونے سے انکا یقین نہین ہوسکتا اسلئے کہ وہ موجود نہین ہین
اسکے بعد گاڈفری صاحب محققانہ طور پر گفتگو کرتے
ہین۔ اول وہ یہ ثابت کرتے ہین کہ جو بشارتین ان اقوال
مین مندرج ہین اون سے بہت سے قدیم عیسائی کسی شخص کے
مبعوث ہونے کی پیشین گوئی سمجھتے تھے۔ اور اس نے ثابت
ہوتا ہے کہ یہودی پادری اور پروٹسٹنٹون نے جو اوس لفظ
کے معنے مین تحریف کی ہے اور اوس سے صرف روح القدس
کا حواریون پر آنا مراد لیا ہے ابتدا مین یہ رائے عام
نہ تھی۔ چنانچہ دوسری صدی مین تو تولین کے زمانے سے
پہلے مانیسی اُس ایک شخص پیدا ہوا تھا جسکو بہت لوگ
سمجھتے تھے کہ وہی پیرکلیطاس ہی کہ جسکے آنے کا حضرت
عیسیٰ نے وعدہ کیا تھا۔ اوس کے دشمنون نے اوسکی
بابت بے اصل بات مشہور کی تھی کہ وہ روح القدس ہونیکا
دعوی کرتا ہی۔ مانیسی اُس کے بعد اور آنحضرت صلی اللہ

جناب ترقی خواہ ابن محمد شریف صاحب واعظ
سلام کے بعد گذارش ہی کہ آج مین نے اخبار نور افشان
مطبوعہ ۲۸ اگست دیکھا اوسمین حضرت آدم کے گناہ کی بابت
بحث تھی مدعا اونکی محبت یہ تھی کہ کل پیغمبر معصوم ہین اسکا
جواب مین لکھتا ہون۔
آدم علیہ السلام نے شیطان کے بہکانے سے بلاشک گناہ
کیا لیکن دیکھو اگلے آیات قرانی سے ثابت ہی کہ آدم علیہ السلام
کے گناہ کل معاف ہوگئے سورہ بقر فتلقی آدم من ربہ
کلمت فتاب علیہ انہ ہو التواب الرحیم یعنے پھر سیکھ لین آدم

نے اپنے مرجانے کی کئی باتین پیر متوجہ ہوا اور سپر برحق وہی
ہی معاف کرنے والا اور اسی طرح سورہ اعراف ہے
والذین عملوا السیات ثم تابوا من بعدہا وامنوا ان ربک
من بعدہا لغفور رحیم ۰ اور جنہون نے کے برے کام پھر بعد اسکے
توبہ کی اور یقین لائے تیرا رب اسکے پیچھے بخشنا ہی مہربانی
اور حدیث نبیؐ کی یہہ ہی التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ
یعنے توبہ کرنے والا گناہ سے مانند اوس شخص کے ہی کہ جسنے
گناہ کیا ہو - اور حضرت نے یہہ بھی فرمایا الندم توبۃ (پشیمانی
توبہ ہی) اور بہت سے آیات سے ثابت ہی کہ نبی یا ہر کوئی
مسلمان توبہ کرنے سے ایسا صاف ہوجاتا ہی جیسے تلوار
صیقل سے دیکھو ہذا غفور ہے کیسا غفور ہے کہ بعد معاف
کرنیکے کچھ کدورت نہین رکھتا اور معصوم کے معنے منتخب
اللغات وغیاث اللغات مین لکھا ہی بازداشتہ از گناہ
اور دوسرا جواب یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ تمہارا قول ہی کہ
بپتسما لینے سے اور توبہ سے بالکل گناہ معاف ہوتے ہین
تو ایسے نبی کا گناہ کیا چھ مہینے کے رونے سے معاف
نہوگا اور خدا ایسا معاف نہین کرتا کہ پھر کچھ قصور اوسکے
ذمہ سے باقی رہے اور اب دیکھو تمہارے مسیح کا گناہ
تمہاری کتاب سے ثابت ہی ۲ باب ۲۹ آیت انجیل
متی پر اوسنے خبر دینے والے کو کہا کون ہی میری ماں
اور کون ہین میرے بھائی - اور ۱۰ باب ۴۰ آیت متی
کہ جسنے تمکو دیا اوسنے مجھکو دیا اور کہا کہ باپ اور ماکی عزت کرو اور جو
باپ یا ماپر لعن طعن کرے جان سے مارا جاوے دیکھو

عیسی نے ایک تو یہہ گناہ دوسری ایک بڑی بھول کی یعنے
آپ کو چھپایا کہ مجھے مسیح نکہو اب دیکھو آدم اور مسیح
دونون گناہ مین برابر ہین لہذا ہم ان دونون کو معصوم
کہہ سکتے ہین کیونکہ معصوم کے معنے بازداشتہ از گناہ فقط

راقم فضل احمد خان از تلونڈی

بقیہ صداقت قرآنی از کتب بانی

دفعہ فصل ۴ - ہین سورہ مائدہ کی آیہ کا حوالہ دیکر یہہ مطلب
نکالا ہی کہ پیغمبر اسلام نے اوس تثلیث کو رد کیا ہی جسمین مریم
اقنوم ثالث ٹھہرائی گئین تین تثلیث حقیقی کو مالائکہ جب
الوہیت اور ابنیت مسیح کی مردود فی القران ہی تو پھر بھی
توثیث گیا ہی تثلیث کہان رہی اس سے بڑھکر اور تحریف
معنوی کیا ہوگی **دفعہ** اب ہین اوس الزام تحریف
معنوی مقبولہ نصاری کے جسکو یہود ہرگز ہرگز تسلیم نہین
کرتے کچھ توضیح اور تطبیق اسلام سے کرنا چاہتا ہون جسکو
مین نے محض بغرض مباحثہ عیسائیون کے خاطرداری کے
واسطے فرض و تسلیم کرلیا ہی چنانچہ اسکی نسبت فصل ۲
شہادت قرآنی مین ذیل آیہ ان الذین حملوا التورات کے لکھا
ہی کہ ۱۰ یہہ اوس رائے کے بھی مطابق النص بالفعل ہے
جو عیسائی لوگ ہمیشہ سے انہین یہودیون کی نسبت کہتے
چلے آئے ہین یعنے اگرچہ خدا کا کلام توراۃ مین پاک
و صحیح اونکے پاس موجود ہی تاہم اونکا ذہن اور دل کا
اوسکے اصلی منشا کو نہین پہنچتا گویا حق بینی کی طرف سے
اونکے آنکھین اندھی ہوگئی ہین - دیکھو ایسا ہی بعض

محققین اسلام کی بھی تحریف معنوی ہی کا دعوی کیا
ہین مثلاً محمد اسمعیل بخاری نے یحرفون الکلم عن مواضعہ کی
توضیح یون کی ہی کہ یتاولونہ علی غیر تاویلہ یعنے اوسکی تفسیر خلاف
کرتے ہین اور شاہ عبد القادر نے منہ آیات محکمات ہن ام الکتاب
و اخر متشابہات آیہ سورہ آل عمران پر فائدہ لکھا ہی کہ اس
سورت مین نصاری کو سمجھانا منظور ہی کہ حضرت مریم کو خدا کی عورت
کہتے اور حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا اور وہ بیکہتے اسپر کہ اللہ کی
مہربانی کے الفاظ اونکے حق مین سنے تھے ایسی کہ بندگی سے
زیادہ مرتبہ جاہین اسواسطے اللہ صاحب فرماتا ہی کہ ہر کلام مین
اللہ نے بعضے باتین رکھے ہین جسکے معنے صاف نہین کھلتے تو
جو گمراہ ہو اونکے معنے لگے عقل سے پکڑنے اور جو مضبوط علم
رکھے وہ اونکے معنے اور آیتون سے ملاکر سمجھے جو جز کتاب کے
ہی اوسکے موافق سمجھہ پاوے تو سمجھے اور اگر نہ پاوے تو اللہ پر
چھوڑے کہ وہی بہتر جانے ہم کو ایمان سے کام ہی انتہی بلفظہ
اور شاہ ولی اللہ نے رسالہ الطاف القدس مین لکھا ہی کہ
ہمانا چون حضرت عیسی این سہ طبقہ خرد و دیدند و بہریکے را اصلی و
مقر غیرتی و خیر باطنی ادراک نمودند در معارف انجیلیہ اثبات
اقانیم ثلثہ فرمودیکے را اب تسمیہ فرمود و آن لفظ ذات ہست
و یکے را ابن و آن نفس کلیہ ہست و یکے را روح القدس و آن
تجلی اعظم ہست قایم در دل خلیفۃ القدس در ہیچ از غایت
غموض نصاری دست و پا زدند و بجز ضلالت و گمراہی بدست
نیاوردند و چون خرد در حل باز ماندند قرآن عظیم رد آن
ضلالت فرمود و معنی عبدیت اثبات نمود سبحان اللہ جواہر

از البستہ الحق چہ نکتہ ہاے غامض می شنوند و ہر یکے را
در محل خود میرسانند و در میکشند این چہ ابلہ فرقہ بودہ ہست
کہ در یک رمز غامضہ کہ از حضرت روح اللہ صادر شدہ سرگردان
شدند و دست و پا زدند و راہی نیافتند انتہی بلفظہ و نیز
شاہ صاحب فوز کبیر مین لکھتے ہین کہ "اما تحریفا لفظی و ترجمہ
تورات و امثال آن بکار می برند خود در اصل تورات پیش این
فقیر اینچنین محقق شد و ہو قول ابن عباس انتہی بلفظہ اور حجۃ اللہ
البالغہ کے باب التوحید صفحہ ۵۹ مین بھی شاہ صاحب یون لکھتے
ہین "و النصاری ذہبوا الی ان المسیح علیہ السلام قربا من اللہ
و علوا علی الخلق فلا ینبغی ان تسمی عبدا فیسوی بغیرہ لان ہذا سوء ادب
معہ و اہمال بقربہ من اللہ ثم مال بعضہم عند التعبیر عن تلک الخصوصیۃ
الی تسمیۃ ابن اللہ نظرا الی ان الاب یرحم الابن و یربیہ علی غیرہ
ہو فوق العبد فہذا الاسم اولی و بعضہم الی تسمیۃ باللہ نظرا
الی ان الواجب جبل فیہ و صار داخلہ و لہذا یصدر منہ انوار
یعہد من البشر مثل احیاء الاموات و خلق الطیر فکلامہ کلام اللہ
و عبادتہ ہی عبادۃ اللہ مخلف من بعدہم خلف و لم یفطنوا لوجہ
التسمیۃ و کادوا یجعلون النبوۃ حقیقۃ لہ یزعمون انہ للواجب
من جمیع الوجوہ و لذلک رد اللہ تعالی علیہم تارۃ بانہ لا صاحبۃ
لہ و تارۃ بانہ بدیع السموات و الارض انتہی ما فرادہ
شیئا ان یقول لہ کن فیکون انتہی بلفظہ ترجمہ اردو
نصاری کا یہ مذہب ہے کہ حضرت عیسی کا خدا کے پاس بڑا درجہ
ہی اور مخلوق سے اونکی شان بلند ہے پس اونکو بندہ نکہنا
چاہئے کیونکہ وہ اس سے جلیل تر ہوا اسواسطے کہ یہ اونکے

ساتھ بے ادبی ہی اور انکے قرب الہی کو کم کرنا ہی پر بعض نصاریٰ نے
اس خصوصیت کی تعبیر یون کی کہ وہ خدا کا بیٹا ہی بنظر اسکے
کہ باپ بیٹے پر صبر کرتا ہی اور اسکو اپنے حکمون پر پرورش
کرتا ہی اور وہ بندہ سے اوپر ہوتا ہی پس یہہ نام اونکے واسطے
اولیٰ ہی اور بعض نصاریٰ نے اونکا نام خدا رکھا بنظر اسکے
کہ واجب الوجود نے اوسمین حلول کیا ہی اور ان مین داخل
ہو گیا ہی کیونکہ اون سے ایسے آثار ظاہر ہوتے ہین جو آدمی
کا دستور نہین جیسے مردون کو زندہ کرنا اور چڑیا بنانا پس کلام
اونکا خدا کا کلام ہی اور پرستش اون کی خدا کی پرستش ہے
پھر اسکے بعد ایسے پشت پیدا ہوے جنہون نے وجہ تسمیہ کے اصل
حقیقت نہ سمجھی اور حقیقی بیٹا ٹھہرانے لگے اور خیال کرنے
لگے کہ حضرت عیسیٰ بجمیع الوجوہ واجب الوجود ہین کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے اون پر یون تردید کی خدا کی جو رو نہین ہے
اور گاہے یون کہ خدا آسمانون اور زمین کا بے نمونہ بنانے
والا ہی اوسکا کام ایسا ہوتا ہی کہ جس چیز کو چاہا فرمایا
کہ ہو جا پس وہ فورا ہو جاتی ہے فقط اور ایسا ہی فوز کبیر کے
صفحہ ۱۵ مین بھی لکھا ہی اور اعجاز عیسوی کے صفحہ ۳۸۶
مین بھی بحوالہ میزان الحق مولوی رحمۃ اللہ نے تحریف عام
غیر متعین اور مخصوص بہ یہود ہمعصر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے ٹھہرا کر یہی لکھے ہین "فی الحقیقت قرآن سے یہہ بات
ثابت ہوتی ہی کہ یہودیون ہم عہد حضرت سے یعنے مثل
بنی قریظہ اور بنی نضیر وغیرہا کے تحریف لفظی یا معنوی کیا
کرتے تھے اور قرآن مین انہین پر بابت تحریف کے لے دے

ہوئی ہی تو انکی تحریف لفظی اور معنوی ثابت ہو گئی ہی انتہی بلفظہ

وفیہ اب اگرچہ امام بخاری عدم وقوع تحریف لفظی تورات
مین متقدمین جیسا اصطلاحی مین لکھا ہی کہ وہ بخاری تفرد ہے
اور اونکے اعتقاد کو اونکی روایت سے جیسے مین نے صفحہ
اظہار الاسلام مین لکھا ہی اختلاف ہی اور ایسا ہی شاہ
ولی اللہ کی تحریر کا بھی حال ہی کہ وہ اعتقاد عدم تحریف لفظی
تورات کو فوز کبیر مین منسوب بابن عباس کرتے ہین حالانکہ
صفحہ مذکورہ الصدر کے بخاری والے روایات خود ابن
عباس ہی سے منقول ہین پس تناقض پایا گیا اور خود انکی
تحقیق مین بھی تناقض موجود ہی کیونکہ مخالف فوز کبیر اور
الطاف القدس کے خود شاہ صاحب ہی کا قول حجۃ اللہ
البالغہ سے مین نقل کر چکا ہون جہان لکھا ہی کہ مشد الرحل
صلی اللہ علیہ وسلم علی من ارادان ینظر فیہما لکونہما محرفۃ
اور جمہور کے بھی خلاف ہی تو دفع تناقض اگر یون کرین کہ
اعتقاد تحریف لفظی ان علما کا قول اخیر ہی تو پھر عیسائی تالان
ہو نگے کیونکہ آپ اقرار کر کے کر چکے ہین لہذا ہم نحصو
بہ نیت اظہار حقیت اسلام یہی اختیار کرتے ہین کہ مبنی عدم
اعتقاد ہی قول اخیر ہی اور سید احمد خان ہی کے مانی لیتے
ہین کہ "لا تحریف فی الکتب المقدسۃ الا معنویا" یعنے
مبیل مین صرف تحریف معنوی ہی ہی ہی وبس اور مقصد ششم
اختتام دیتے مباحثہ فنڈر صاحب کو تسلیم کئے لیتے ہین
کہ باوجود ..... خواہ .... صاویر یوس سیڈنگس یعنے
یعنے اختلاف عبارات کے تعلیم تثلیث اور الوہیت اور

ابنیت مسیح اور اونکی شفاعت و نجات و کفارہ و صلیبی موت
و قیام و عروج و امثال بعضے آیات بین لفظی تحریف بین ہوگا
پر معنوی ہوی ہی جسکے کا ذمہ سر سید احمد خان کے بامزار
دبی ہین و **فقہ** اسکا کیا جواب ہوگا وہ جملہ اثبوت دعوی
بعینہ وہی ہی جو مقابلہ پیو و مہتا کا ثبوت دعوی ہی بلکہ ادکر
سے اقل۔ اللہ اقوی اور اغلب اور ارجح چنانچہ آیندہ آپ
ہم بھی فرضی مباحثہ کرینگے اور عیسائیون سے ثبوت تحریف
معنوی ہیو کا طلب کرینگے خدا ہماری روح القدس سے
مدد کرے و **فقہ** واضح رہے کہ سید احمد خان اعمال
اور خطوط کو انجیل نہین مانتے ہین دیکھو خطبات احمدیہ
اور تبیین الکلام اور شرح فقہ اکبر مین ملا علی قاری نے لکھا
ہی در بیان خلافت صفحہ ۴۰۴ ہ خان عبداللہ ابن سبا لما
اظہر الاسلام اراد ان یفسد دین الاسلام بمکرہ خبثہ
کما فعل بولص بن الفاری انتہی بلفظہ ترجمہ یعنے عبداللہ
بن سبا یہودی نے جب اسلام ظاہر کیا تو چاہا کہ دین اسلام
کو اپنے مکر اور خباثت سے بگاڑ دی جیسا پولوس یہودی
نے نصاری کے دین کو بگاڑا اور قدمانی بھی پولوس کو
رد کیا ہی دیکھو صفحہ ۲۰۶ اظہار الاسلام لہذا گویا نصف
عہد جدید انجیل نہین ہی فقط راقم محمد سلیم اللہ

جناب محمد شریف صاحب زاد عنایتہ

السلام علیکم التمام۔ مزاج عالی۔ جناب من میری چند
باتین ہیں جنکو میں عرض کرتا ہون۔ اول یہہ کہ میرا ارادہ
ہی کہ بیبل کے علمیا انتخاب کرکے روانہ کرون لیکن

آپ سوالون کو بغور ملاحظہ کرکے چھاپا کرین۔
دوم اخبار کم قیمت پہ مجھکو ملا کرے جو حیا شتہار ۹۳ ہجری کے
چند اختلافات انجیل مقدس کے یہہ ہین۔ انجیل لوقا پہلے
باب ۱۷ آیت اور اٹھارہ ہوے بدکار رومان مین سے
ایک نے یون کہکے سر پر کفر بکا کہ اگر تو مسیح ہی آپ کو اور
ہم کو بچا فقط انجیل مرقس ۱۵ باب ۳۲ آیت بنی اسرائیل
کا بادشاہ اب صلیب پہ سے اوتر آوے تاکہ ہم دیکھیں
اور ایمان لاوین اور اونہون نے بھی جو اوسکے ساتھ
مصلوب ہوے تھے اوسے ملامت کی فقط۔
اسمین ہمارے دو اعتراض ہین اول یہہ کہ ایک دوسرے کے برخلاف
ہی یعنے ایک تو کہتا ہی کہ ایک نے کفر بکا اور دوسرا کہتا ہی
کہ دونون نے ملامت کی جو مصلوب ہوے تھے اب دیکھو دونون
مین اختلاف ہوا تو ضرور ہی کہ ایک جھوتا ہوگا اور اگر جھوتا
ہی تو اوسکی کتاب الہامی نہین اور جو الہامی نہین تو منجانب
اللہ نہین۔ دوسرا اعتراض یہہ ہی کہ عیسی السلام
نے معجزہ سے انکار کیا کہ صلیب پہ سے نہ اتری اور جو لوگ
ایمان لانے کو موجود تھے وہ بے ایمان رہے۔
انجیل متی باب ۲۔ آیت ۱۹ سے ۲۳ تک۔ جب ہیرودیس
مرگیا تھا دیکھو خداوند کا فرشتہ مصر مین یوسف کو خواب
مین دکھائی دیا اور کہا اوٹھ لڑکے اور اوسکے ماکو لیکے
اسرائیل کے ملک مین جا کیونکہ جو لڑکے کی جان کی خواہان
تھے مر گئے سو اوٹھا اور لڑکے اور اسکی ماکو لیکے
اسرائیل کے ملک مین آیا پر یہ سنکے وکلاؤس اپنے باپ

ہیرودس کے جگہہ یہودیہ مین بادشاہت کرتا ہی وہان جانے سے ڈرا اور خواب مین الہام پاکر گلیل کے اطرف مین چلا گیا

اعتراض - دیکھو بھائی عیسائی یہان پر خدا کے عالم الغیب ہونے پر انجیل کے رو سے بٹا لگتا ہی دیکھو اگر خدا عالم الغیب ہوتا تو کیون اوسے کہتا کہ یہودیہ کو جا اور پھر لوٹا تا اور پھر کہتا کہ وہان حاکم ظالم ہی پہلے سے کیون نکہا کہ وہان ظالم حاکم ہے تو ناصرہ کو چلا جا - راقم فضل احمد خان گنجپورہ

شکریہ از جانب مہتمم منشور محمدی

تحفۂ شکر دست سپاس پیشکش بارگاہ باری ہی - از - بدیہ

درود و سلام خدمت جناب محبوب کردگاری ہی - اما بعد کیا اچھی قسمت ہماری ہی بخت مساعد برسر یاری ہی بعض حضرات

خجستہ صفات کہ نہ اونسے خط کتابت جاری ہی نہ ملاقات ہے

نہ کوئی رابطہ اخلاص شعاری ہی مگر نادیدہ شنیدہ ہماری

نسبت حسن ظن رکہتے ہین قدردانی غائبانہ فرماتے ہین

اونکے سوا کیا کہا جاے کہ اونکی سنجیدہ کرداری ہی اور

سراسر اشفاق آثاری ہی بہ ہالی یہ ان دنون جناب فیضمآب

غلام احمد خان صاحب احمدی رئیس گنجپورہ مضاف

دہلی کہ بالفعل سرکار گوالیار مین بعہدہ معزز سرفراز ہین

اور نظر سرکار مین ممتاز ہین رئیس ابن رئیس فرخندہ

سیر ہین صاحب علم و ہنر ہین شاعر طلیق اللسان بانداز

فصیح البیان ہین سنا جاتا ہی کہ اعلی درجہ کے معاملہ فہم

کارگذار ہین ہر گونہ لیاقت و مروت مین وحید روزگار

ہین جناب ممدوح نے ہمارے مطبع و اہل مطبع کی تعریف

سنکے بکمال قدردانی و فیاضی دو جلد کتاب من تصنیف

خود یکے اثبات حق و دیگر مثنوی ہفت روز بخواے تحابو

و تہادوا ہدیہ فرمائین مطبع کے عزتین پیش از پیش ترقی

از دست و زبان کہ برآید کز عہدہ شکرش بدر آید ز - اللہ

تعالی ایسے صاحب جوہر قدردان اہل ہنر کو ابدالآباد ترقیات

مراتب سلامت رکھے اور ہمکو ممنون منت و عنایت رکھے

جب مضامین کتب مذکور کو دیکھا کارنامہ فصاحت و بلیغ پایا

خوبی متانت و فصاحت و سلاست عبارتین بے نظیر پایا

ماشاء اللہ چشم بد دور نور علی نور ایک سے ایک اعلی ہے

اپنی اپنی بحث مین ہر ایک کا مضمون نادر ہی - نظم

ضیا بخش تیرہ دلان جہان — منور تر از چہرۂ آفتاب

بحسن معانی و لطف سخن — زبس احسن و دلکش و لاجواب

یکے مثنوی نام آن ہفت روز — ضیا بخش چون مہر گیتی فروز

دگر شد مسمی بہ اثبات حق — کہ شد مدعی را ازو رنگ فق

قطعہ تاریخ

ای ز نواب با کرم ما را — شد عطا ہدیہ نفیس کتب

ہیر تاریخ در قلم آمد — قدسیہ تحفۂ نفیس کتب

قبول اسلام

راولپنڈی مین ایک شخص قوم سکہ نے شیخ فضل حق کی

مسجد مین آکر دین اسلام قبول کیا نام اسکا عبدالرحمن کہا گیا

از خیر خواہ عالم

روسیون اور بلگریون کا حکم

سرکار علیہ روم نے اپنے سفیرون مقیم دول غیر کے پاس یہ